پنجتن پاک اہل عبا کے فضائل پر ایک نظر

قاضی سید شاہ رفیع الدین قادری، کرناٹک

فمبلغ العلم فيه أنه بشر
وانه خير خلق الله كلهم

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں ہمارے علم کی انتہاء یہ ہے کہ آپ خیر البشر ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے قرب اور کمال کے جس مرتبے تک آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنچے وہاں نہ کسی نبی مرسل کی رسائی ہوئی نہ کسی مقرب فرشتے کی۔

اجلہ ائمہ مثلاً امام فخر الدین رازی وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ اگر تمام انبیاء ورسل علیہ صلوۃ والسلام کے فضائل شخص واحد میں جمع ہو جائیں اور انکا مقابلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل جلیلہ سے کیا جائے تو آپ کے فضائل ان پر غالب ہوں گے۔ حضرات انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے خصوصیات کا لحاظ ہو یا عموم کا حضرت آقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل ان سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اور آپ کی شریعت بھی تمام انبیاء کی شریعتوں سے اعلیٰ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت تمام انبیاء ومرسلین کی امت میں افضل ہے۔اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہل بیت اور اصحاب تمام انبیاء کے اہل بیت و اصحاب سے افضل ہیں۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ آپ کے فضائل واوصاف شریفہ میں لکھی گئی کتابوں مثلاً شفاء شریف مواہب الدنیہ اور سیرت پاک کی دیگر کتابوں کا مطالعہ کرے تاکہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقام اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضائل و کمالات کو جانے جن کی حقیقت بیان کرنے سے زبان قاصر اور قلم عاجز ہیں۔ اور دن بدن آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مرتبہ میں ترقی ہی ترقی کا انکشاف ہوتا چلا جارہا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا تاجدار انبیاء علیہ صلوۃ والسلام تمام مخلوق خداوندی میں سب سے افضل ہیں اور تمام آسمانی کتابوں میں اس کی صراحت موجود ہے۔ اور آپ سے اوپر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا مقام نہیں ہے" بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"۔

امام ترمذی وغیرہ نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے مجھے اپنے اہل و عیال میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ ہیں۔ امام بخاری راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا فاطمہؑ میرے جسم کا حصہ ہے۔ اس کی ناراضگی کا سبب میری ناراضگی کا سبب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ ابن عبدالبر راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیٹی کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم دنیا کی تمام عورتوں کی سردار رہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ ابا جان! پھر حضرت مریم کا کیا مقام ہے؟ فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں۔ بہت سے محققین، جن میں علامہ تقی الدین سبکی علامہ جلال الدین سیوطی علامہ بدرالدین زرکشی اور تقی الدین مقریزی بھی شامل ہیں، تصریح فرماتے ہیں کہ حضرت بی بی فاطمہؑ تمام دنیا کی عورتوں میں حتیٰ کہ سیدہ مریمؑ سے بھی افضل ہیں۔ علامہ مناوی کا ارشاد ہے سلف و خلف کی ایک جماعت نے فرمایا کہ ہم کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لخت جگر کے برابر قرار نہیں دیتے۔ بعض حضرات نے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باقی اولاد حضرت بی بی فاطمہ کی مثل ہے۔ رضوان اللہ علیہم۔ ابویعلیٰ کی حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کردہ مرفوع حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حکماء کی نظر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحب زادیوں کو ازواج مطہرات پر فضیلت ہے۔ مزید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بی بی فاطمہؑ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو کلید رحمت خزانۂ حکمت اور امت کے لئے امین بنایا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس موقع پر آپؐ کو مدینہ طیبہ میں مقرر فرما کر جاتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی مقام حاصل ہو جو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ یعنی ان کی حیات مبارکہ میں خلیفہ بنے۔ اکثر غزوات میں جھنڈا آپ

کے ہاتھ میں رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابی کرام (مہاجرین وانصار) کو آپس میں بھائی بھائی بنایا تو ان سے فرمایا تم میرے بھائی ہو۔ ان کے مناقب بے شمار ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت امام احمد نے فرمایا جتنے فضائل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے منقول ہیں کسی صحابی کے لئے اتنے فضائل منقول نہیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تم علی مرتضی سے کیا چاہتے ہو۔ بے شک علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر صاحب ایمان کے دوست ہیں۔ حضرت عباس کہتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ کو علم کے دس میں سے نو حصے عطا کئے گئے اور بخدا وہ باقی دسویں حصے میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسنؑ بن علیؑ کو کندھے پر بٹھایا ہوا ہے اور دعا فرما رہے ہیں (اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور اس سے محبت کرنے والے کو بھی محبوب رکھتا ہوں۔

جب حضرت امام حسنؑ رضائے الٰہی کے لئے خلافت سے دست بردار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو اس کے عوض خلافت باطنیہ عطا فرما دی حتی کہ ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ہر زمانے میں قطب اولیہ اہل بیت ہی سے ہوا کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اے اللہ جو حسینؑ کو دوست رکھے تو اس کو محبوب رکھ۔ حسین ان کے نواسوں میں سے ایک تھے۔ حضرت حسینؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ امام طبرانی نے یہ حدیث بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد ان کی پشت میں رکھی ہے اور میری اولاد علی بن ابی طالب کی پشت میں رکھی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر میں استراحت فرما رہے تھے۔ آپ نے حریر کی بنی ہوئی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ اتنے میں حضرت بی بی فاطمہ ایک ہنڈیا لائیں جس میں خزیرہ (قیمہ میں آٹا ڈال کر اسے اچھی طرح پکاتے ہیں) تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ اپنے شوہر (حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ)(اور اپنے صاحب زادوں حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ علیہم) کو بلاؤ۔ حضرت خاتون جنت نے انہیں بلایا وہ ابھی تناول فرما ہی رہے تھے کہ آیۂ تطہیر نازل ہوئی ۔ انّما یُرید اللّٰه لیذهب عنکم الرّجس اهل البیت ویطهّر کم تطهیراً۔ سورہ احزاب آیت ۳۳) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سب کو چادر سے ڈھانپ لیا۔اور دست مبارک باہر نکال کر آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا کی۔

اے اللہ یہ میرے اہل بیت اور حمایتی ہیں۔ایک روایت میں ہے کہ میرے خواص ہیں۔ان سے پلیدی دور فرما اور انہیں پاک وصاف فرما۔یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے پردہ اٹھا کر اپنا سر داخل کیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں فرمایا تم بھلائی پر ہو۔ تم بھلائی پر ہو۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آیہ تطہیر اہلِ عباء کے ساتھ خاص ہے۔

اہل بیت سے مراد صرف اہل عباء ہیں۔یہ صحابہ سے حضرات ابو سعید خدریؓ اور تابعین میں حضرت مجاہد و قتادہ کا قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ ایها الناس قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی۔(اے لوگوں میں نے تم میں دو چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے اپناؤ گے تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ قرآن پاک اور میری عترت اہل بیت) قرآن پاک کو اپنانا تو یہ ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا جائے۔اور اہل بیت کو اپنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے استحقاق کے مطابق ان سے محبت وعنایت کا سلوک کیا جائے۔اور ان کی تعظیم و تکریم اور عزت افزائی کی جائے۔

مزید حضرت زید بن ارقمؓ کا ارشاد بھی توجہ طلب ہے جب حضرت حصین نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت کون ہیں۔؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد جن پر صدقہ حرام ہے یہ ہمارے مقصود میں نص تھے کیونکہ صدقہ تو اہل بیت کے ہر فرد پر حرام ہے اسی طرح حضرت حذیفہ بن اسیدؓ کی روایت جس کو حضرت حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔غور کرو کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو۔؟ بڑی اور اہم چیز کتاب اللہ ہے۔وہ ایسا وسیلہ ہے جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔تم نہ گمراہ ہو گے اور نہ تبدیلی کے مرتکب۔اور دوسری اہم چیز میری عترت اور اہل بیت ہیں۔مجھے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گے۔(ثقل اکبر کتاب اللہ ہے وہ ایک ایسا وسیلہ ہے جس کا ایک سرا اللہ پاک کے دست مبارک میں اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں (تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو نہ گمراہ ہو گے اور

جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا۔غور کرو کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو۔؟ بڑی اور اہم چیز کتاب اللہ ہے۔وہ ایسا وسیلہ ہے جس کا ایک کنارہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔تم نہ گمراہ ہو گے اور نہ تبدیلی کے مرتکب۔اور دوسری اہم چیز میری عترت اور اہل بیت ہیں۔

نہ تبدیلی کے مرتکب) یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہدایت حاصل کرنے اور گمراہی سے نجات کے لئے تھامنا قرآن پاک کے ساتھ خاص ہے۔اور اس کا سبب یہ بیان فرمایا ہے۔

حضرت زید بن ارقم نے فرمایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کتاب کے ساتھ اہلبیت کا ذکر ان کی شایان شان تعظیم تکریم کا تاکیدی حکم فرمانے کے لئے کیا ہے۔بے شک اہل بیت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے بھی مستحق تعظیم ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر ایک لاکھ صحابہ کے جم غفیر میں جو امت مسلمہ کا ایک عظیم اجتماع تھا جس میں حضرت ابو بکرؓ اور ان کے علاوہ دیگر جلیل القدر صحابہ سبھی موجود تھے،اس اجتماع میں امت مسلمہ کی طرف مخاطب ہو کر قرآن پاک و راہل بیت کے

دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا تذکرہ کیا ہے۔ صبا نے اسعاف الراغبین میں کہا میں تمہیں اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں۔ ابن عسقلان نے شرح ریاض الصالحین میں کہا۔ دو دفعہ یہ بات کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے بارے میں تاکید اً وصیت فرمائی اور اس امر کا مطالبہ فرمایا کہ ان کی شان کا اہتمام کرنا۔ یہ وہ واجب مؤکدہ ہے جس کے پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور اس پر ابھارا گیا ہے امام احمد کی روایت ہے "قریب ہے کہ مجھے بلایا جائے تو میں تعمیل کروں اور میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں (۱) کتاب اللہ جو ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک (۲) میری عترت اور اہل بیت مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات نہ کرلیں۔ تم غور کرو میرے بعد ان دونوں سے کیا معاملہ کرتے ہو۔ حبل ممدود سے مراد اللہ تعالیٰ کا عہد ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت ورضا تک پہنچانے کا سبب ہے"۔ یہ امام نودی کا کلام تھا۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے اور خطبہ دیا اس میں کہا میں تم سے دو گرانقدر چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا تم دیکھو میرے بعد ان سے کیا معاملہ کرو گے۔ حضور نبی کریم صلی الہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے انہیں بلایا پھر یہ آیت تطہیر تلاوت کی انّما یُرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیراً۔ بے شک اہلبیت ان کی اولاد میں شامل ہیں اور وہ برگزیدہ ہیں لیکن معصوم نہیں ہیں[1]۔ عصمت صرف انبیاء کرام کے لئے۔ دوسروں کے لئے امتحان ہے۔ امتحان اسی شخص کا ہوتا ہے جس کے لئے امور پوشیدہ رہیں۔ جو امور کا معاینہ اور مشاہدہ کرے وہ امتحان سے آگے گزر گیا ہے۔ آپ کا ارشاد یہ ہے کہ وہ دونوں یعنی قرآن و اہلبیت ایک دوسرے سے جدا ہونے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

۱۔ اثنا عشری عقیدہ کے مطابق تمام ائمہ معصوم ہیں (ادارہ)

☆☆☆☆☆